قرطاس اقبال' پروفیسر محمد منور۔ ناشر: اقبال اکادمی پاکستان' چھٹی منزل' ایوان اقبال' لاہور۔ صفحات: ۳۲۸۔ قیمت: ۱۷۵ روپے۔

پروفیسر محمد منور صاحب کی شخصیت اہل پاکستان خصوصاً علمی و ادبی اور صحافتی و اقبالی حلقوں کے لیے محتاج تعارف نہیں۔ بنیادی طور پر وہ ایک معلم رہے ہیں' اس کے ساتھ وہ ایک ادیب' شاعر' مقرر اور ان حیثیتوں سے بھی بڑھ کر ملت اسلامیہ کا درد رکھنے والے' محب وطن پاکستانی ہیں۔ ان کی زندگی بھر کی سرگرمیاں ملت کی سربلندی و سرفرازی کی تمنا پر مرکوز رہی ہیں۔ انھوں نے زیادہ تر علامہ اقبال' قائداعظم اور پاکستان سے متعلق موضوعات ہی پر قلم اٹھایا ہے۔ دو قومی نظریے کی صداقت' بھارت کے برہمنی چہرے' قائداعظم کی منفرد قیادت اور علامہ اقبال کی نابغہ روزگار شخصیت پر ان کے سیکڑوں مضامین اور متعدد کتابیں منظرعام پر آچکی ہیں۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی تازہ کڑی ہے۔

قرطاس اقبال میں چند ایک مقالے تحقیقی و تنقیدی اور عالمانہ نوعیت کے ہیں' جیسے: اقبال بہ حضور آدم' یا علامہ اقبال اور اصول حرکت' یا علامہ اقبال اور آدم کی خود گریزی' مگر بیشتر مضامین اقبالیات کے عمومی موضوعات پر ہیں۔ یہ مختصر ہیں اور زیادہ تر ان کے مخاطب نوجوانان پاکستان ہیں۔ ان کا محرک نژاد نو کے لیے سوز و درد مندی اور راہنمائی کا جذبہ ہے۔ یہ مضامین' فکر اقبال کی نہایت عمدہ ترجمانی اور توضیح کے ساتھ قاری کا تعلق زندگی کے حیات افروز پہلوؤں اور زندہ مسائل سے جوڑتے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے ہدایت الٰہی کی صداقت و حقانیت' محبت رسول' ختم نبوت' اسباب زوال امت' برعظیم ہندو پاکستان کا مسلم معاشرہ' ہندو ذہنیت' مطالبہ پاکستان کے محرکات' حصول پاکستان کے مراحل' اپنوں کی منافقت و غداری' غیروں کی سازشیں' سیاست دانوں کی ہوس پرستی اور دانش وروں کی کم عقلی وغیرہ پر کلام کیا ہے۔ ایک ایسے ماحول میں' جہاں چاروں طرف نفس پرستی' فتنہ انگیزی' تفرقہ پروری اور یاس انگیز قوتوں کا غلبہ ہے' ان مضامین کو پڑھتے ہوئے قاری کو ایک حوصلہ ملتا ہے اور وہ عزم و یقین اور ایک باطنی حرارت سے مالا مال و سرشار ہوتا ہے۔

پروفیسر محمد منور صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ علامہ اقبال' بدترین حالات میں بھی کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں: میں نے بعض عزیزوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت علامہ آج زندہ ہوتے تو پاکستان کو چھوڑ کر بھاگ جاتے' کوئی پوچھے' کہاں بھاگ جاتے؟ وہ تو عالم اسلامی کی مکمل غلامی کا منظر دیکھ کر بھی مایوس نہ ہوئے:

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسا اپنی ملت کے مقدر پر مجھے